خیروخبر

آل انڈیا علما و مشائخ بورڈ کے چند اہم مطالبات

۳/ جنوری مرآداباد میدان کمپنی باغ۔ ہم ہر طرح کی دہشت گردی کی مذمت کرتے ہوئے یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہمیں نہ وہابیوں کی امامت قبول ہے نہ ان کی قیادت منظور ہے، اس موقع پر پُر زور لفظوں میں حکومت ہند سے مطالبہ کیا گیا کہ سنی وقف بورڈ حج کمیٹی اور دیگر تمام اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے سرکاری ونیم سرکاری اداروں میں سنی مسلمانوں کو ان کی آبادی کے تناسب سے صحیح نمائندگی دی جائے۔ اور حضرت خواجہ غریب نواز کے عرس کے موقع پر ۶/ رجب کو عام تعطیل کا اعلان کیا جائے اور ۱۲/ ربیع الاول شہر لکھنؤ میں جلوسِ محمدی نکالنے کی اجازت دی جائے۔ ان خیالات کا اظہار سنی مسلمانوں کی نمائندہ تنظیم آل انڈیا علما و مشائخ بورڈ کے زیر اہتمام منعقدہ سنی کانفرنس میں ملک کے مختلف صوبوں سے شرکت کرنے والے ہزاروں سجادگان مشائخ، علما اور ائمہ مساجد نے کیا۔ کانفرنس کی سرپرستی علامہ الحاج سبحان رضا خاں سبحانی میاں سجادہ خانقاہ رضویہ بریلی شریف نے کی۔ سنی کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے مولانا سید محمود اشرف صاحب نے اپنے خطبۂ صدارت میں کہا کہ بھارت کی مسلم آبادی میں ۸۰٪ سنی مسلمان ہیں۔ لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ مسلمانوں کی یہ بڑی آبادی اپنے حقوق سے محروم ہے۔ اور مسلمانوں کے ہر شعبہ کی قیادت ان ۱۳٪ وہابیوں کے ہاتھوں میں سونپ دی گئی ہے۔ جو مسلم سماج کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے۔

اس موقع پر آل انڈیا علما و مشائخ بورڈ کے جنرل سکریٹری مولانا سید محمد اشرف کچھوچھوی نے لاکھوں سنی مسلمانوں کے سامنے متعلقہ تجاویز پیش کیں جس کی ہزاروں علما، سجادہ نشیں اور مساجد کے اماموں نے اپنے ہاتھ اٹھا کر تائید کی انھوں نے سچر کمیٹی اور رنگ ناتھ مشرا کمیشن اور ان جیسی دوسری سرکاری ونیم سرکاری اداروں کے سفارشات کے نفاذ کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ سچر کمیٹی اور مشرا کمیشن کو مرکزی اور ریاستی حکومت سے پوری ایمانداری سے عملی جامہ پہنائے اور مطالبہ کیا کہ سنی سینٹرل وقف بورڈ سنی مسلمانوں کے حوالہ کیا جائے۔ اور ہندوستان کی ہر حج ہاؤس کی مسجدوں میں سنی عقیدہ کے امام کی تقرری کی جائے۔ مولانا محمد ہاشم کانپوری، سکریٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ جدید نے کہا کہ فرقہ پرستی اور دہشت گردی دونوں قابل مذمت ہیں اس لیے کہ دہشت گردی فرقہ پرستی کی کوکھ سے پیدا ہوئی ہے واضح رہے کہ اسلام امن و شانتی کا مذہب ہے کوئی بھی دہشت گرد اسلام کا وفادار ہو ہی نہیں سکتا۔

مولانا توقیر رضا خاں صدر اتحاد ملت نے کہا کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ جدید اور آل انڈیا کوآرڈی نیشن کمیٹی کے ذریعہ دی گئی ترمیمات اور طلب کردہ وضاحت کے ساتھ مرکزی مدرسہ بورڈ کے قیام کو یقینی بنایا جائے مفتی شہر مرادآباد مفتی محمد ایوب خاں رضوی نے قرآن کی آیتوں کا ترجمہ کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح بد عقیدوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے ہیں اسی طرح وہابیوں کی قیادت کو ہم مسترد کردیں۔

اجمیر شریف کے گدی نشیں مولانا سید شاہد چشتی نے کہا کہ یہ ملک صوفی سنتوں کا ملک ہے اور خواجہ غریب نواز کا آستانہ ہندو مسلم، سکھ اور عیسائی کے آستھا کا مرکز ہے لہذا ایسے بزرگ صوفی کے عرس ۶/ رجب پر تعطیل عام کیا جائے۔

ان کے علاوہ حضرت محمد ثقلین میاں قادری بریلی شریف، مفتی معین الدین اشرفی بہار، مفتی آفاق صاحب قنوج، ڈاکٹر شعیب صاحب اٹاوہ، مولانا نظام الدین ممبئ، مولانا کفیل احمد کیفی رانچی، مفتی اختصاص الدین سنبھل، مولانا یامین احمد نعیمی مہتمم جامعہ نعیمیہ، فرحت میاں جمالی رامپور، مولانا سید اسلم وامقی بریلی، شاہ عمار احمد نیر میاں صاحب ردولی، مفتی سلیمان احمد نعیمی برکاتی سید نظام الدین چشتی بہرائچ، علامہ ہاشم مرادآباد، محمد مختار عالم دہلی خاص طور سے موجود تھے۔

کانفرنس کا آغاز قاری گلزار نے قرآن پاک کی ان آیتوں سے کیا جس میں دہشت گردی کو ناپسند کیا گیا ہے اور نظامت مولانا رئیس اشرف مرادآبادی نے انتہائی حسن وخوبی کے ساتھ انجام دیا۔

میڈیا انچارج: سید بابر اشرف

کیمری، رام پور میں نوری پبلک لائبریری کا قیام

قصبہ کیمری میں نوری پبلک لائبریری کے قیام کے تعلق سے ایک اہم میٹنگ کا انعقاد ہوا۔ کیمری و قرب وجوار کے حفاظ و علمائے کرام اور دیگر حضرات نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔ میٹنگ کا

آغاز تلاوتِ کلام اللہ سے ہوا۔ بعدہ مولانا جلال الدین مصباحی نے کتابوں اور لائبریریوں کی اہمیت وافادیت پر مفصل روشنی ڈالی۔ میٹنگ کے اختتام پر مولانا صغیر اختر مصباحی نے جامع خطاب فرمایا۔

اس لائبریری کا قیام اس وقت عمل میں آیا جب راقم الحروف کو علی گڑھ اور بنگلور یونیورسٹی میں زیر تعلیم کیمری کے بعض احباب نے خبر دی کہ وہاں سنی طلبہ کی تعداد بہت کم اور دیوبندی و وہابی طلبہ کی تعداد زیادہ ہے۔ کیوں کہ دیوبندی علما تبلیغ کے نام پر ہر ہفتہ یہاں کا دورہ کرتے ہیں اور طلبہ کو نماز، روزہ وغیرہ مسائل کا درس دیتے ہیں اور وافر مقدار میں پمفلٹ اور کتابچے تقسیم کرتے ہیں۔ اگر سنی علمانے یونیورسٹیز کا رخ نہ کیا اور اپنے مسلک کی تائید میں پمفلٹ اور کتابچے تقسیم نہ کیے تو وہ دن دور نہیں کہ تمام طلبہ وہابیہ و دیابنہ کے ہم عقیدہ ہو جائیں گے۔ ان طلبہ نے مجھ سے اصرار کیا کہ کیمری اہل سنت وجماعت کی بستی ہے۔ اس میں ایک دینی لائبریری قائم کی جائے اور مختلف زبانوں میں کتابیں فراہم کی جائیں۔ راقم الحروم نے ان طلبہ کے جائز مقاصد پر لبیک کہتے ہوئے نوری پبلک لائبریری کو دارالمطالعہ کی حیثیت سے اپنے ساتھیوں کی مدد سے قائم کیا۔ حاضرین مجلس کے باہمی مشوروں سے مولانا محمد اسحاق مصباحی کو لائبریری کی مجلسِ شوریٰ کا صدر، حافظ صغیر احمد کو نائب صدر، مولانا جلال الدین مصباحی کو سکریٹری اور حاجی شفیع حسن کو مجلسِ منتظمہ کا خازن منتخب کیا گیا۔

از: محمد سلیط رضوی، نگراں نوری پبلک لائبریری، کیمری، رام پور

مبینِ ملت کا عرسِ چھلم

شیخ طریقت مولانا حافظ و قاری الحاج شاہ مبین الہدیٰ نوری مصباحی علیہ الرحمہ کا اچانک ۲۶/ اکتوبر ۲۰۰۹ء کو انتقال ہو گیا۔ ان کی یاد میں ۴/ دسمبر کو تقریب عرس منعقد کی گئی جس میں ہندوستان کے مختلف صوبوں سے علما، مشائخ اور مفکرین ملت شریک ہوئے۔ جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے سربراہ اعلیٰ علامہ عبد الحفیظ عزیزی، دار العلوم غریب نواز الہ آباد کے مولانا محمد مجاہد حسین مصباحی، مولانا سید محب الحق آسوی بلرام پور، خانقاہ جہانگیریہ آسویہ کے سجادہ نشیں صوفی محمد راشد رضا آسوی، مولانا محمد عمر نورانی گیا، مولانا بشیر القادری، مفتی محمد یونس رضا مونس اویسی کے اسما خصوصیت سے قابلِ ذکر ہیں۔ ان کے علاوہ سیکڑوں کی تعداد میں علما اور مریدین و متوسلین نے شرکت کی۔ مولانا مبین الہدیٰ مشہور و معروف عالم تھے۔ موصوف گیا میں ۱۹۴۶ء میں پیدا ہوئے۔ اور مختلف جہات سے اسلامیات پر کام کیا اور کتابیں بھی لکھیں۔ نیز اصلاحِ معاشرہ، قومی، ملی، اور سماجی امور پر اچھا کام کیا، مدرسہ گلشنِ حسین اور خانقاہ تعمیر کی۔ ہزاروں کی تعداد میں آپ کے تلامذہ اور خلفا ہیں۔ تجلیاتِ کنز الایمان، امام احمد رضا کون؟ نماز کیوں اور کیسے؟ فاتحہ کیوں اور کیسے؟ وغیرہا کتابیں آپ کی یادگار ہیں۔

چار صاحب زادے جناب محمد رضوان الہدیٰ علیگ، مولانا فیضان الہدیٰ سجادہ نشیں مولانا برہان الہدیٰ مصباحی، جناب ریحان الہدیٰ، ایک صاحب زادی اور اہلیہ محترمہ پس ماندگان میں ہیں۔ اس جلسہ میں علما کے مبارک ہاتھوں مولانا برہان الہدیٰ مصباحی کی رسم سجادگی و جانشینی عمل میں آئی۔ ہندوستان بھر سے زائرین نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

از: مبین ملت اکیڈمی، نوری مرکز، جواہر نگر، جمشید پور

مدرسہ حنفیہ ضیاء القرآن کا یومِ تاسیس

۱۸/ دسمبر ۲۰۰۹ء کو انجمن فیضانِ نوری کے زیرِ اہتمام مدرسہ حنفیہ ضیاء القرآن، لکھنؤ کے ۱۹/ ویں جشن یوم تاسیس اور مدرسہ کی نو تعمیر، حنفیہ لائبریری کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کے استاذ (حال مقیم امریکہ) مولانا مسعود احمد برکاتی نے کہا کہ لائبریری اہل علم کا اسلحہ خانہ ہے جس طرح میدانِ جنگ میں فوجیں اسلحہ کے بغیر فتح حاصل نہیں کر سکتیں، اسی طرح اہل علم لائبریری کے بغیر اپنے مطلوبہ اہداف کو حاصل نہیں کر سکتے۔ انھوں نے کہا کہ کتابیں اہل علم کا ہتھیار ہیں، ان کے بغیر اصلاح و انقلاب کا کوئی بھی کام پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا۔

فخر الدین علی احمد میموریل کمیٹی کے سابق چیرمین سید ندیم اشرف جائسی نے اپنے افتتاحی خطاب میں کہا کہ مدارس دینی تعلیم کے مرکز ہیں۔ قاری ذاکر علی قادری نے لائبریری کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی جب کہ مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی بلرامپوری نے اپنے صدارتی خطبے میں کتب خانوں کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالی۔ لائبریری کا افتتاح سید ندیم اشرف جائسی نے کیا۔ بعد نماز عشا جلسہ ہوا جس کی سرپرستی قاری محمد احمد بقائی نے کی۔ آغاز قاری محمد احمد کی تلاوتِ

قرآن پاک سے ہوا۔ محشر بریلوی، اشہر بہرائچی اور اجمیر علی نے منظوم خراجِ عقیدت پیش کیا، نظامت قاری جمیل احمد نے کی۔ قاری رئیس احمد، محمد رفیق وارثی، مولانا محمد عالم مصباحی اور مولانا ریاض بستوی نے بطورِ مہمانِ خصوصی شرکت کی۔ جلسے میں کثیر تعداد میں مدارس کے اساتذہ، طلبہ اور معززین شہر نے شرکت کی۔ آخر میں ایک قرار داد پاس کر کے دنیا کے ۵۰۰/ با اثر مسلمانوں میں البرکات کے بانی سید امین میاں مارہروی کو ۴۴/ رواں مقام ملنے پر انھیں مبارک باد پیش کی گئی۔ اختتام صلاۃ وسلام اور مفتی نظام الدین برکاتی کی دعا پر ہوا۔

از: محمد عرفان قادری، مدرسہ حنفیہ ضیاء القرآن، لکھنؤ

مجاہدِ ملت کنوینشن و کانفرنس

عالمِ اسلام کی عظیم روحانی اور علمی شخصیت مجاہدِ ملت علامہ حبیب الرحمٰن رضوی علیہ الرحمہ کی آفاقی خدمات کے حوالے سے یکم نومبر ۲۰۰۹ء کو مٹیا برج کلکتہ میں امام احمد رضا سوسائٹی کولکاتا کی جانب سے "مجاہدِ ملت کنوینشن" منعقد ہوا جس کی سرپرستی سید غلام محمد حبیبی (جانشین مجاہدِ ملت) نے کی۔ یہ کنوینشن دو سیشنوں پر مشتمل تھا۔ پہلے سیشن میں سیمینار کا انعقاد کیا گیا، جس کی صدارت پروفیسر فاروق احمد صدیقی نے فرمائی۔ اس میں پروفیسر شاہد اختر محسن کالج ہگلی، پروفیسر جمیل اشرفی، مولانا آزاد کالج کولکاتا، پروفیسر ڈاکٹر دبیر احمد مولانا آزاد کالج فہیم انور کلکتہ دوردرشن، مولانا حنیف قادری اڑیسہ، مولانا محمد شاہد القادری، کولکاتا، مولانا مجاہد حسین حبیبی کولکاتا نے مقالات پیش کیے۔ اس سیمینار میں بحیثیت مہمانِ خصوصی الحاج محمد سعید نوری چیرمین رضا اکیڈمی ممبئی نے شرکت کی۔

دوسرے سیشن میں کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت مولانا محمد قاسم علوی نے فرمائی۔ الحاج محمد سعید نوری کو "امام احمد رضا نیشنل ایوارڈ" مولانا ابوالکلام حسن القادری کو "مفتیِ اعظم ہند ایوارڈ" اور تکریمی خطاب "ممتاز الاساتذہ" پروفیسر شاہد اختر حبیبی کو "تاج الشریعہ ادبی ایوارڈ" اور مجاہدِ ملت پرائمری اسکول، ہگلی کو "مجاہدِ ملت تعلیمی ایوارڈ" دیا گیا۔ اس موقع پر امام احمد رضا سوسائٹی کا علمی اور فکری ترجمان "ماہ نامہ دبستانِ رضا" اور "سوانح مجاہدِ ملت" (مرتبہ مولانا محمد شاہد القادری) کا رسم اجرا ہوا۔ از: حافظ غضنفر محمود رضوی، کلکتہ

———☆☆☆———

(ص:۲۳/ کا بقیہ) ـــ سامنے چوری کی پاداش میں ہاتھ کاٹ لینا۔ یقیناً یہ منظر انسان کے ضمیر کو جھنجھوڑ کر رکھ دیتا ہے اور نہ جانے کتنے منچلے اپنی عاقبت دیکھ کر باز آجاتے ہیں۔

یہی اسلام کا وہ طرۂ امتیاز ہے جو تمام بنی نوعِ انسان کو دعوتِ فکر دیتا ہے کہ وہ مذہبِ اسلام کی حقانیت کو تسلیم کر کے اس کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو جائیں۔

تہمت:- ہر مذہب اپنے ماننے والوں کو یہی پیغام دیتا ہے کہ دوسروں کے بارے میں حسنِ ظن رکھو۔ بغیر کسی گناہ میں ملوث دیکھے اس پر تہمت نہ لگاؤ، اس کے کردار پر انگلی نہ اٹھاؤ اور اس کی ذات پر حملہ نہ کرو۔ اگر ایسا کیا تو اسے سزا کا مستحق سمجھا جائے گا۔ مگر یہ جرم کے روکنے کے طریقوں میں ایک طریقے پر عمل تھا۔ لہٰذا بے قصور انسانوں پر تہمت لگانے کی وارداتیں بڑھتی گئیں۔ مگر اسلام نے ہمیں جو نظام دیا ہے اگر اس پر عمل کر لیا جائے تو یقیناً ان سب کا خاتمہ ہو جائے۔ اسلام نے پہلے اس کے اسباب و محرکات پر غور کیا تو پتہ چلا کہ انسان کے کردار اور اس کی ذات پر شک اس وقت کیا جاتا ہے جب کہ وہ ایسی جگہ موجود ہو جہاں لچے اور خبیث لوگ جاتے ہیں اور دوسروں کو شک ہوتا ہے کہ کہیں یہ بھی ان گناہوں میں ملوث تو نہیں۔ قمار خانہ اور شراب خانہ میں شریف لوگ نہیں جاتے، لہٰذا سب سے پہلے اسلام نے یہ حکم صادر فرمایا: "إتقوا مواضع التهم" تہمت کی جگہوں سے بچو تاکہ تمہارے کیریکٹر پر کسی کو انگلی اٹھانے کا موقع تک نہ ملے۔ اب دوسرے پہلو پر عمل ہوگا۔ یعنی اس کے باوجود اگر کوئی صرف دشمنی نکالنے کے لیے سماج میں تمہارے وقار کو مجروح کرنے کے لیے تہمت لگائے تو پھر اسلام تہمت لگانے والے کے لیے کڑی سزا منتخب کرتا ہے جسے دیکھ کر بغیر کسی شہادت کے کسی پر اتہام بازی کی ہمت نہیں ہوتی۔ یہی وہ خوبی ہے جس کے سبب خدا نے اسلام کو پسندیدہ دین کا تمغہ عنایت فرمایا۔

ہماری اس گفتگو سے واضح ہو گیا ہو گا کہ مذہبِ اسلام اور دیگر مذاہب میں کیا فرق ہے اور ساری دنیا میں صحیح امن و امان کا ضامن کون سا مذہب ہے۔ یہ تو چند مثالیں تھیں۔ اگر کوئی منصف مزاج اسلام کا گہرائی سے مطالعہ کرے تو اسے یقین ہو جائے گا کہ اگر اسے دنیا سے جرائم کا خاتمہ کرنا ہو تو اسلامی قوانین کا نفاذ ہی اس کا واحد راستہ ہے۔ ☆☆☆☆☆